ارشادات شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی
قدس اللہ سرہ العزیز

منضبط و ترتیب: سمیع الحق

اللہ تعالیٰ کی
پسندیدہ
اور
ناپسندیدہ
باتیں

الحمد للہ۔ الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔
اما بعد فاعوذ باللہ ... تلک الدار الآخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون
علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین۔

ہر ملک اور محل کے آرام و راحت کی چیزیں الگ الگ ہیں

محترم بھائیو! اور بزرگو! ہر ملک کے اور ہر جگہ کے آرام و راحت کے ذریعے مختلف ہوتے ہیں۔ بعض ملکوں میں کوئی چیز آرام دینے والی ہے، دوسری جگہ وہی چیز تکلیف دینے والی ہے۔ اگر کوئی شخص انگلستان میں یا لندن میں ہو اس کے واسطے گرم کپڑے گرم سامان آرام دینے والا ہوگا۔ لیکن اگر گرم ملکوں میں جیسے حبش میں یا سوڈان میں ہو، یا ہمارے یہاں گجرات وغیرہ میں ہو اس کو ان ہی گرم کپڑوں کی وجہ سے اس زمانہ میں نہایت ہی سخت تکلیف ہوگی بلکہ کپڑا اتارنا چاہئے اس سے آرام ہوگا۔ اسی طریقے سے نظام کے متعلق اور دوسرے سامان کے متعلق ہر ملک کی حالت ایک سی نہیں ہے۔ ایک چیز کسی ملک میں دوسرے ملک میں تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔ جس جگہ پر سخت گرمی پڑ رہی ہے وہاں برف اور ٹھنڈے شربت وغیرہ سے آرام پہنچتا ہے۔ اگر شملہ میں یا نینی تال میں چلے جاؤ، دوسری جگہ جاؤ، اگر ٹھنڈی چیزیں شربت برف اور ایسی چیزیں پیش کی جائیں تو وہاں پر تکلیف ہو جائے گی لوگوں کو۔ اور اس سے آرام نہیں ہوگا۔ اسی طرح حال ان دونوں جگہ کا ہے۔

یہی حال دنیا اور آخرت کا ہے

ہمارے سامنے دو جگہ ہیں ایک دنیا اور ایک آخرت۔ دنیا جو یہ عالم ہے جس کے اندر ہم اور آپ موجود ہیں۔ اور آخرت وہ عالم ہے جو کہ ہماری موت کے بعد آنے والا ہے اور اس کی کوئی حد مقرر نہیں، قیامت کے دن تک جو عالم ہے اس کو برزخ اور آخرت کہا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد کو بھی آخرت... حشر نشر وغیرہ کا زمانہ --- مگر ہر جگہ کے آرام و راحت اور تکلیف اور اذیت کا سامان علیحدہ علیحدہ ہیں تو دنیا کے اندر اس شخص کو آرام ہے کہ جس کے پاس سونا ہے چاندی زیادہ ہے، روپیہ پیسہ بہت ہے جس کے پاس قوت زیادہ ہے۔ فوجیں زیادہ ہیں۔ مدد کرنے والے بہت ہیں جس کے پاس زمین زیادہ ہے۔ جس کے پاس کھانے پینے کا سامان زیادہ ہے، آرام بہت ہے۔ وہ شخص نہایت آرام کے ساتھ ہے۔ جو شخص سب سے زیادہ مکار سب سے زیادہ ظالم ہے۔ سب کو اپنے دباؤ میں رکھتا ہے۔ سب کو ڈراتا ہے وہ نہایت آرام سے رہتا ہے --- مگر کیا آخرت کے عالم کے لئے جو آگے آنے والا ہے اس کا بھی یہی حال ہے؟ --- اللہ تعالیٰ اس بات کو اس آیت شریف میں تمام لوگوں کو بتلاتا ہے فرماتا ہے۔ تلک الدار الآخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض جو اپنے اور آخرت سے تغیر کرتے ہیں۔

اس عالم کی ہر چیز فانی ہے

آخرت کا معنی ہے دوسرا وہ عالم جو کہ موت کے بعد پیش آنے والا ہے۔ اور سب کو پیش آنے والا ہے۔ کوئی شخص جو دنیا میں موجود ہے موت سے بچ نہیں سکتا۔ کل نفس ذائقۃ الموت۔ قرآن شریف میں آیا ہے ہر نفس ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے۔ موت سے کوئی شخص بچ نہیں سکتا۔ دنیا ہمیشگی کے واسطے باقی نہیں کہ یہاں کوئی آدمی کوئی جاندار ہمیشہ رہنے والا نہیں ہے۔ یہ دنیا فنا ہونے والی ہے کسی کے لئے فنا دو چار گھنٹوں میں آتا ہے کسی کے لئے مہینوں میں کسی کے لئے فنا سالوں میں آتا ہے کسی کے لئے فنا قرنوں میں آئے گا۔ بہرحال سب کے لئے فنا ہے۔

الا کل شیء ما خلا اللہ باطل وکل نعیم لا محالہ زائل

اللہ کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ سب کا سب فنا ہونے والا ہے۔ یہ دنیا خود ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے اور جتنے جاندار ہیں انسان ہو یا غیر انسان ہو سب کو موت آنے والی ہے۔ قرآن نے ایک جگہ نہیں متعدد جگہ متنبہ کیا گیا ہے کہ کل نفس ذائقۃ الموت۔ ہر انسان کے لئے ہر جان کے لئے موت ہے۔ تو اس دنیا کے اندر حالت دوسری ہے۔ آخرت کے اندر حالت دوسری ہے۔

عالم آخرت میں کامیابی کا معیار | اللہ تعالیٰ اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ وہ دوسرا گھر جس کو آخرت کہتے ہیں۔ وہ ہم ان لوگوں کے لئے کریں گے۔ ان لوگوں کو اس گھر میں راحت اور آرام ہوگا۔

تکبر اور فساد کی مذمت | اس میں گھر میں ہمیشگی ان کو نصیب ہوگی جو کہ دنیا کے اندر بڑائی اور اونچائی نہیں چاہتے، ان لوگوں کا یہ مقصد نہیں ہے کہ اپنے آپ کو اونچا ثابت کریں۔ تکبر کرنے والوں کو آخرت میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ وہ لوگ دنیا میں تکبر کرتے ہیں بڑائی اپنی پسند کرتے ہیں تاکہ سب کے اوپر ہو جائیں۔

فرماتے ہیں کہ ان کے لئے آخرت میں ہم کوئی جگہ نہیں دیں گے تلک الدار الآخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض۔ ہم آخرت کی بھلائی آخرت کی بادشاہت آخرت کا آرام آخرت کا کمال ان لوگوں کے لئے ہم کریں گے جو کہ دنیا میں بلندی اور بڑائی چاہنے والے نہیں۔ اور ان لوگوں کے لئے آخرت کی کریں گے جو دنیا میں فساد نہیں کرتے تھے۔ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا۔

یہ دو چیزیں اللہ تعالیٰ کو نہایت ناپسندیدہ ہیں بہت زیادہ ناراض ہے۔ ایک تکبر، بڑائی اور دوسری چیز فساد کرنا، لوگوں کو لڑانا لوگوں کو مارنا تکلیف دینا ان کی راحت وغیرہ کو فنا کرنا لوگوں کو لڑوانا یہ دو چیزیں فساد اور تکبر اللہ تعالیٰ کو نہایت ناپسند ہیں۔

اللہ کے سوا کسی کو بڑائی کا حق نہیں | اللہ تعالیٰ خود سب سے بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کو حق ہے کہ وہ تکبر کرے بلندی اور اونچائی اپنی ظاہر کرے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بے پرواہ ہے۔ اس کو کسی کی حاجت نہیں اور اس کے سوا جو بھی ہے۔ سب کے سب محتاج ہیں اللہ تعالیٰ کے۔

یا ایہا الناس انتم الفقراء الی اللہ واللہ ھو الغنی الحمید۔ فرمایا گیا ہے کہ اے آدمیو! تم سب کے سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ سب سے بے پرواہ ہے سب سے غنی اور نہایت اچھی صفات والا کمال والا ہے۔

تو خدا ہی کو تکبر جچتا ہے۔ اور اللہ کے سوا کسی کو بڑائی کا حق نہیں۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ الکبریاء ردائی فمن نازعنی فی ردائی کببتہ فی النار۔ تکبر اور بڑائی میری چادر ہے جیسے آدمی چادر اوڑھتا اور اس میں تمام بدن کو ڈھکتا ہے۔ خداوند کریم کی صفت، تکبر کی، بڑائی بلندی کی خاص اللہ کے لئے ہے۔ وہ خود بخود موجود ہے۔ اس کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں اس نے سب کو پیدا کیا سب کے اندر ہر قسم

کے کمالات جو ہیں اس نے اپنی طرف سے عطا فرمائے ہیں یہ کوئی کمال اپنا نہیں ہے۔ سب کے سب محتاج ہیں۔ اس واسطے کہا گیا: یا ایہا الناس انتم الفقراء الی اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے تم سب کے سب محتاج ہو اور وہ سب سے بے پرواہ ہے۔ اب جو شخص اپنی بڑائی دکھلاتا ہے، تکبر کرتا ہے۔ لوگوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اپنے آپ کو سب سے اونچا سمجھتا ہے تو وہ خدائی کا دعویدار بنتا ہے۔ خدائی چادر، خدا کی صفت اپنے لئے کھینچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص کبر یا بڑائی کو، تکبر کو اپنے لئے ثابت کرے گا وہ مجھ سے جھگڑا کرتا ہے۔ میری چادر کھینچتا ہے، میری چادر اپنے اوپر ڈالتا ہے۔ جو شخص ایسا کرے گا میں اس کو دوزخ میں اوندھا کر کے سر کے بل ڈال دوں گا۔ الکبریاء ردائی فمن نازعنی فی ردائی کببتہ فی جہنم۔ میری چادر، تکبر اور بڑائی تعلّی نہایت ہی اللہ تعالیٰ کو مبغوض ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے نہایت ناخوش ہے۔ اور وہ نہیں چاہتا کہ کسی شخص میں یہ صفت اپنی ذات سے پایا جائے۔

تکبر کی حقیقت | جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض لوگوں نے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تکبر کی بڑی برائی بیان فرمائی ہے۔ ہم لوگ اس سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ میرا لباس اچھا ہو، میرا بدن اچھا ہو، میری چال ڈھال اچھی ہو۔ تو کیا ہم سب کے سب خدا کے عذاب کے مستحق ہوں گے؟ تو فرمایا نہیں، تکبر یہ نہیں ہے کہ تم اپنا رنگ اچھا بناؤ، اپنے کپڑے کو اچھا بناؤ، اپنے مکان کو اچھا بناؤ، تکبر یہ نہیں ہے۔ تکبر یہ ہے کہ: غمط الناس وبطر الحق۔ "کہ حق بات کو نہ ماننا، حق بات سے انکار کرنا اور لوگوں کو ذلیل سمجھنا، ذلیل دیکھنا، ذلیل کرنا۔"

کوئی آدمی جس کو آپ اپنے سے ذلیل سمجھتے ہیں، اس کی حقارت کرتے ہیں۔ اس کی رسوائی کرتے ہیں، مارتے ہیں، پیٹتے ہیں، گالی دیتے ہیں، اپنے برابر بیٹھنے نہیں دیتے، اپنے برابر چلنے نہیں دیتے۔ آج بھی بعض جگہوں میں زمینداروں کو مالداروں کو عادت ہوتی ہے کہ کوئی غریب آگیا تو اس کو ایک ہی چارپائی پر بیٹھنے نہیں دیتے، وہ کھڑا رہتا ہے ـــــ تو حق کو نہ ماننا اور لوگوں کو ذلیل دیکھنا ذلیل کرنا یہ تکبر کی بات ہے۔ اگر تم اچھا پہنتے ہو، اچھا کھاتے ہو، اچھا پہنتے ہو تو یہ تکبر نہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یحشر المتکبرین یوم القیامۃ کامثال الذر۔ جو لوگ دنیا میں تکبر کرتے ہیں، اپنے بڑائی کے زعم میں رہتے ہیں، دوسروں کو حقیر اور ذلیل سمجھتے ہیں، حق بات کہی جائے وہ مانتے نہیں تو قیامت کے دن وہ سب سے چھوٹی چیونٹی جیسے ذر کہتے ہیں اپنے ذلیل کر کے اٹھائے جائیں گے۔ چیونٹیاں بہت ہی قسم کی ہوتی ہیں، ذر وہ چیونٹی ہے جو سب

سے چھوٹی ہے۔

تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن جب لوگ اپنی اپنی قبروں سے نکالے جائیں گے۔ تو جو متکبر لوگ تھے اپنے بڑائی کے زعم میں دوسرے کی حقارت کرتے تھے وہ قبروں سے سب سے چھوٹی چیونٹی کی صورت میں اٹھائے جائیں گے۔ نہایت ذلیل ہوں گے۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک شخص کو جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہے جنت اس کے اوپر حرام کر دی ہے۔

حرم اللّٰہ الجنۃ علی من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر۔ ذرّے برابر جس شخص کے اندر تکبر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنّت اس پر حرام کر دی ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کے دربار میں بڑائی ناپسند ہے۔ اور تواضع فروتنی اپنے آپ کو نیچا کرنا اپنے آپ کو نیچا سمجھنا یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نہایت زیادہ پسندیدہ ہے۔

رحمان کے بندوں کی شان | قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے: وعباد الرحمان الذین یمشون علی الارض ھونا واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما۔ رحمان کے بندے خدا کی رحمت کے مستحق ہونے والے بندے وہ ہیں جو زمین پر سر جھکا کر چلتے ہیں۔

متکبّر لوگ اپنا سر اونچا کرتے ہیں، چلتے ہیں تو گردن کو اٹھا کر کے موڑ کر کے چلتے ہیں۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کے رحمان کے بندے نہیں ہیں، رحمان کے بندے وہ ہیں جو کہ سر نیچا کر کے چلیں۔ یمشون علی الارض ھونا۔ ھون کہتے ہیں نیچا کرنے سر جھکا کر جانے کو۔

واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاماً۔ اور اگر نادان لوگ ان سے الجھتے ہیں، کوئی گالی دیتا ہے، مارتا ہے۔ تو جواب پتھر کا پتھر سے طمانچے کا طمانچے سے لکڑی کا لکڑی سے نہیں دیتے بلکہ اس نے گالی دی، یہ کہتے ہیں السلام علیکم۔ خدا تم کو سالم رکھے۔

ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا مظہر بناتا ہے۔ وعباد الرحمان۔ یہ رحمان کے بندے ہیں۔ تو بھائی اللہ تعالیٰ تکبر بڑائی اور اونچائی کو پسند نہیں کرتا۔

تواضع کا نتیجہ | جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: من تواضع للّٰہ رفعہ اللّٰہ اکڑنا اپنی بڑائی ظاہر کرنا انتہائی بے عقلی ہے اور جو دوسروں کے لئے فروتنی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اونچا کرتا ہے۔

ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ تواضع کے اندر ہماری بے عزتی ہے اپنے آپ کو اونچا رہنا چاہئے

مگر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے آپ کو نیچا کریگا دنیا کے لالچ کی وجہ سے نہیں فقط اس وجہ سے اپنے آپ کو نیچا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے اونچا ہے وہ کسی کا متکبر بننا نہیں چاہتا اس وجہ سے اپنے آپ کو نیچا کرے گا۔ تو جو شخص ایسا کرتا ہے۔ تو دنیا میں تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری بے عزتی ہو جائے گی۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو اونچا کرتا ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی بڑائی کرتا ہے اللہ نے اپنے اوپر لازم کر دیا ہے کہ اسے ذلیل کر دے فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے سر اٹھایا تو

حق علی اللہ ان یضعہ (اوکما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام) اللہ نے اپنے اوپر واجب کر لیا کہ متکبر کو ذلیل کریگا۔ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی تھی بڑی تیز رو سب اونٹوں کو عاجز کر جاتی ایک بدوی آیا اور وہ ایک اونٹ کے بچے پر سوار تھا اور اس نے آکر کہا کہ آنحضرت کی اونٹنی غالباً عضباء جس کا نام تھا۔ وہ سب سے آگے نکل جاتی ہے تو میں اپنے اونٹ سے اس کی چال دیکھوں گا چنانچہ بدو کا اونٹ مقدم ہوا یا صحابہ کرامؓ کو رنج ہوا اس کا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے رنج کو ظاہر کیا تو آپ فرماتے ہیں کہ دنیا میں جو شخص اپنی بڑائی اپنی اونچائی کو ظاہر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کر دیا کہ اس کو ذلیل کرے گا۔

تو بہر حال میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ ہی سب سے بڑا ہے۔ سب کا پیدا کرنے والا ہے۔ سب کو کمال دینے والا ہے۔ سب کو ہر قسم کی راحت و آرام دینے والا ہے۔ وہ سب سے بڑا ہے وہ خود متکبر ہے۔ اس کے ناموں میں متکبر بھی ہے وہ اس بات کو گوارا نہیں کہ کوئی آدمی تکبر کرے آدمی ہو یا کوئی مخلوق ہو تو تکبر نہایت زیادہ ناپسندیدہ چیز ہے۔

تکبر کسی وجہ سے بھی ہو مبغوض ہے۔ میرے بھائیو! ہم اس بلا کے اندر بہت زیادہ مبتلا ہیں ہم غریبوں کمزوروں کو بیماروں کو یتیموں کو اور دوسرے لوگوں کو اپنے برابر نہیں بلکہ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں ذلیل سمجھتے ہیں اپنی بڑائی کا خیال کرتے رہتے ہیں۔ چاہے بڑائی مال کی وجہ سے ہو یا قوت کی وجہ سے کہ نوجوانی کا زمانہ ہے تم قوی ہو یا نسب کی وجہ سے ہو کہ تم بڑی نسل کے ہو تمہارے باپ دادا بڑے لوگ تھے یا علم کی وجہ سے ہو کہ کچھ پڑھنا لکھنا جانتے ہو یا کسی تجارت کی وجہ سے بڑائی ہو کسی بھی وجہ سے اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور دوسرے کو ذلیل سمجھنا اس چیز کو اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا اور نہایت ذلت کا معاملہ اس سے کرنے کا اعلان کرتا ہے

تلک الدار الآخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ۔ یہ آخرت کی بھلائیاں راحتیں ان لوگوں کو پہنچائیں گے ۔ جو زمین میں اپنی برتری اور اونچائی کا ارادہ بھی نہیں کرتے ، ارادہ کرنے سے بھی منع کیا یہ نہیں کہ اونچائی کر بیٹھے بلکہ اگر ارادہ بھی کرتا ہے کہ میں بڑا ہوں بلندی کا اونچائی کی کوشش کرتا ہے ۔ تو وہ تو ہے ہی اللہ کی نظر میں مبغوض آخرت کی تمام بھلائیاں ان لوگوں کے لئے ہیں جو اپنے آپ کو نیچا دکھائیں ۔ سب کے ساتھ تواضع فروتنی سے پیش آئے اور خدا کو راضی کرنے کی کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے ۔ اور بڑائی اپنی صفت سمجھتا ہے ۔ اور حقیقتہً اس کی صفت ہے ۔ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی شخص اپنی بڑائی کے اندر اس کا شریک بنے یا دعویٰ بڑائی کا کرے ۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اعلان کیا ۔ خبردار کوئی شخص اس دنیا کے اندر تعلّی تکبّر لوگوں کو ذلیل کرنا اپنے آپ کو اونچا دکھانا عمل میں نہ لائے اگر کوئی کرے گا تو ہم آخرت میں اس کو نہایت ذلیل کریں گے اور طرح طرح کی تکالیف میں مبتلا کریں گے ۔

لوگوں میں فساد پھیلانا | اسی طرح سے دوسری چیز جو اللہ تعالیٰ کو نہایت مبغوض ہے وہ یہ کہ لوگوں میں فساد کرانا ہے ۔ لوگوں میں لڑائی کروانا مال کو عزت کو راحت کو اٹھانا ۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ ان کو چین ہی جب آتا ہے کہ جب لوگوں میں فساد کرا دیا ۔ لڑوا دیا ۔ گالی گلوچ کرایا کسی کا نقصان کیا ۔

والدین کے حقوق | جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بڑا گناہ کفر کرنا ہے ۔ خدا کا کسی کو شریک بنانا ہے ۔ اور حقوق والدین ۔ والدین کی نافرمانی بھی گناہ ہے ۔ کبائر میں سے ہے والدین کا اللہ تعالیٰ نے بڑا حق ذکر کیا ہے ۔ اپنے حق کے بعد اپنے رسول کے حق ذکر کرنے کے بعد ماں باپ کا حق ذکر فرماتا ہے ۔ اور بہت تاکید کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ نہیں کئی جگہ میں قرآن میں واضح فرمایا ہے ۔ ماں باپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنا اور ان کی ہر قسم کی رضا جوئی کرنے کا حکم فرمایا ہے ۔

اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما ۔

جب تک ماں باپ جوان ہوں قوی ہے اگر کوئی بچہ نافرمانی کرے گا ، وہ اس کو ذلیل کرے گا ۔ گالی دے گا ۔ لیکن جب ماں باپ بڑے ہو جائیں تب ایسا ہوتا ہے ۔ اور اولاد نافرمانی کرتی ہے ۔ بات بات پر ٹوکتے ہیں ان کو ستاتے ہیں ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص

نہایت زیادہ بدنصیب ہیں ایک وہ شخص جس نے اپنے ماں باپ کو پایا دونوں میں سے ایک کو پایا اور ان کی دعاؤں کو نہ پایا ان کی فرمانبرداری سے جنت نہ حاصل کی وہ نہایت زیادہ بدنصیب ہے۔ ماں باپ کی خدمت کرنا ان کی تابعداری کرنا، خداوند کریم کی رضا اور خوشنودی کا باعث ہے۔

رمضان کی ناقدری کرنے والا بدنصیب ہے | دوسرا شخص وہ جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور پھر جنت میں داخل نہ ہوا۔ رمضان کا مہینہ نہایت برکت کا مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت نہایت زیادہ اترتی ہے۔ ہر رات میں اللہ تعالیٰ بیشمار لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے۔ اور آخری رات میں جو عید کی رات ہے اتنے آدمیوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے جتنے تمام رمضان میں آزاد کئے گئے تھے۔ رمضان کے دن میں روزے رکھنا رات کو جاگنا قرآن کا پڑھنا تراویح کا پڑھنا خدا کی عبادت کرنا یہ باعث ہے جنت کے حاصل کرنے کا۔ تو جو لوگ رمضان میں عبادت کرتے ہیں اللہ کے حکم پہ چلتے ہیں روزہ رکھتے ہیں۔ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں راتوں کو تہجد اور تراویح ادا کرتے ہیں وہ اللہ کے رحمت کے مستحق ہیں۔

رمضان میں اللہ کی رحمتیں | جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے کہ جنت کے دروازے کو کھول دو اور دوزخ کے دروازے کو بند کر دو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آتی ہے۔ اعلان کیا جاتا ہے۔

یا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر۔ اے خیر کے چاہنے والے آگے بڑھ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کر اور برائی کرنے والے کو حکم ہوتا ہے کہ تم رک جاؤ۔

وللہ عتقاء وذلک کل ...... من رمضان۔ بہت سے خدا کے بندے ہر رات کو رمضان میں دوزخ سے آزاد کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دروازہ رمضان کے اندر بڑی

دنیا میں اس کی مثال | وسعت کے ساتھ کھول دیا جاتا ہے۔ اور آپ نے دیکھا ہوگا آپ کو یاد ہے کہ امیروں کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے خوشی کا دن آتا ہے۔ بچہ کی شادی ہوتی ہے۔ یا تعلیم کی ابتداء ہوتی ہے۔ تو وہ اپنے خزانے کھول دیتا ہے اور تقسیم کیا جاتا ہے۔ غریبوں کو بیواؤں کو یتیموں کو سب کچھ دیا جاتا ہے۔ دنیا کے بادشاہوں نوابوں کے ہاں راجاؤں کے ہاں خوشی کے دن اس طرح خزانے کھولے جاتے ہیں تو اللہ کے ہاں رمضان کے ایام میں خصوصاً اخیر عشرہ میں شب قدر دیا جاتا ہے۔ اور ایسا خزانہ کھل جاتا ہے جس کی حد و نہایت نہیں۔ بندے کے اوپر اس کی رحمت و شفقت اترتی ہے مگر وہی شخص اس کا مستحق ہوگا۔ جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے حاضر ہوتا ہے۔ اگر دنیا کے

اندر نوابوں بادشاہوں کے خزانے تقسیم ہونے لگیں تو جو مانگنے کے واسطے لینے کے واسطے جائے گا اس کو ملے گا، مگر جو گھر میں بیٹھا ہو تو اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ بادشاہ کے دروازے پر جو حاضر نہیں ہوتا۔ اس کو کچھ بھی نہیں ملتا۔

اللہ کے در پر حاضر نہ ہونے والا محروم ہے

یہی حال اس شخص کا ہے جو خدا کی عبادت کے اندر کوتاہی کرتا ہے۔ رمضان کا مہینہ ہے۔ پان کھاتے ہوئے، پانی پیتے ہوئے ہوٹلوں کے اندر جاکر روزہ کھاتے ہیں۔ خدا کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو رحمت کا استحقاق نہیں اس واسطے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور پھر جنت میں داخل نہ ہو وہ شخص انتہائی درجے کا بدنصیب ہے۔

رسول کریمؐ پر درود کی اہمیت

دوسرا وہ شخص کہ جس کے سامنے جناب آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا گیا اسم گرامی آپ کا ذکر کیا گیا مگر اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب میرا نام سنو مجھ پر درود بھیجا کرو۔ یہ آپ کا حکم نہیں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم سناتے ہیں۔ البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علی۔ وہ شخص جس کے سامنے میرا نام لیا جاتا ہے اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا وہ نہایت درجہ کا بخیل ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور حضرت جبرئیل کے ذریعہ سے یہ حکم نازل کیا گیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ جس شخص نے تم پر ایک دفعہ درود بھیجا میں دس رحمتیں اس پر نازل کروں گا۔ تو اگر کسی شخص کے سامنے آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ذکر کیا گیا اور اس نے درود نہ پڑھا تو فرماتے ہیں کہ وہ انتہائی درجے کا بدنصیب ہے۔

اسلام میں احترام والدین کی تاکید

تو بھائیو! تذکرہ تو اس کا ہو رہا ہے کہ والدین کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا ہے۔ یہ چیز ہمارے زمانے میں بہت کم ہو گئی۔ ہمارے نوجوانوں میں، مردوں میں، عورتوں میں یہ وبا زیادہ عام ہوتی جارہی ہے۔ کہ ماں باپ کا حکم نہیں مانتے ان کی خدمت نہیں کرتے ان کی اطاعت نہیں کرتے ان کو خوش نہیں کرتے برابر ستاتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں جواب دیتے ہیں، طرح طرح کی ذلتیں پہنچاتے ہیں تو جناب باری سبحانہ وتعالیٰ بڑی سخت تاکید کرتا ہے کہ: اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف۔ اگر دونوں ماں باپ یا ایک ان میں سے بوڑھے ہو جائیں تمہیں نافرمانی سے نکالنے کی طاقت نہیں رکھتے تو ایسی صورت

میں کبھی اف کا کلمہ بھی ان کے سامنے مت کہو۔

اف کا کلمہ عربی کلمہ ہے۔ جب آدمی کسی چیز سے گھبرا جاتا ہے۔ اکتا جاتا ہے۔ تو کہتا ہے اف۔ تو ماں باپ کے حکم کا جواب دینا بھی ان کی تحقیر کرنا تو درکنار اگر وہ کسی بات کو کہیں تو اپنے شانوں کو بھی اونچا مت کرو۔ اپنے گھبرانے کو بھی مت ظاہر کرو۔ ولا تقل لھما اف ولا تنھرھما۔ کبھی ماں باپ کو ٹوکنا مت ان کی بات کا سختی سے جواب نہ دینا۔ وقل لھما قولاً کریما۔ ان کے ساتھ نہایت عزت اور شرافت کے ساتھ نرمی کیا کرو۔

تو بھائی یہ بہت بڑا کبیرہ ہے بہت بڑا گناہ ہے۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ اس لئے کہ جس مقصد کیطرف آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اس سے دور ہٹ جاؤں گا۔ درمیان میں اس کا تذکرہ آیا۔ میں نے یہ تین چیزیں آپ کے سامنے عرض کیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تین شخصوں سے زیادہ بدنصیب کوئی نہیں ہے۔ ایک وہ شخص جس نے اپنے دونوں ماں باپ کو یا ایک کو زندہ پایا اور ان کی خدمت گذاری ان کی دعاؤں ان کی شفقتوں کی وجہ سے یہ جنت میں نہ گیا کہ ماں باپ کی دعا اولاد کے واسطے آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ اس طرح نفع دیتی ہے۔ ہر قسم کی مصیبتوں کے دور کرنے کے واسطے ہر قسم کی ترقی کے واسطے جیسے درختوں کو سوکھے پودوں کے لئے پانی باعث زندگی ہوتا ہے۔ اس طرح ماں باپ کی دعائیں اولاد کے واسطے بہت زیادہ مفید ہیں۔

اولاد اپنے ناز اور غرور میں ماں باپ کو پوچھتی نہیں اور نافرمانی کرتی ہے۔ آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے بہت منع کرتے ہیں۔ ایک جگہ نہیں بہت جگہ زیادہ تاکید کرتے ہیں کہ جس قدر ممکن ان کی خدمت کرو ان کو خوش رکھو۔

والدین اور اولاد کی خدمت میں زمین وآسمان کا فرق

ایک شخص نے آکر آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ میرا باپ نہایت بوڑھا اور کمزور ہے۔ میں اس کا کھانا پینا، پاخانہ کرانا، غرض ہر قسم کی خدمت انجام دے رہا ہوں۔ کیا میں ماں باپ کے حق سے سبکدوش ہو سکوں گا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا میرے اوپر حق ہے۔ میں جب ان کی خدمت کر رہا ہوں تو میں سبکدوش ہو سکوں گا۔ تو آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا نہیں وہ تیری خدمت تیرے بچپن کے زمانے میں اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا ہر قسم کا کرتے تھے اور کرتے ہوئے ہر ایک کو دعا کرتے تھے کہ اے اللہ میرے بچے کو سلامت رکھ میرے بچے کی عمر زیادہ ہو۔ اس کی عمر کو بڑھا اور تو خدمت

کرتا ہے۔ ماں باپ کو کھلاتا ہے، پلاتا ہے۔ اٹھاتا ہے بٹھاتا ہے۔ مگر تیری نیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ جلدی سے کر دے۔ اللہ تعالیٰ خیریت اور سلامتی کے ساتھ میرے ماں باپ کو اٹھا دے تو تیری خدمت میں اور ماں باپ کی خدمت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ تو ان کی موت چاہتا ہے۔ وہ تیری حیات چاہتے ہیں ——— تو میرے بھائیو! جس قدر بھی ماں باپ کی قدر کر سکو (تو کمی مت کرو) ان کی خوشنودی میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔

آقائے نامدار کا حق اور اس نعمت کا شکریہ | تیسری چیز میں نے عرض کیا تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے۔ آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برابر اللہ تعالیٰ کے بعد کسی کا احسان اتنا نہیں ہے جتنا کہ آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا احسان ہم تمام مسلمانوں پر ہے۔ اگر وقت ہوتا تو میں اس کی تفصیل عرض کرتا مگر بہر حال آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام خداوند کریم کی سب سے بڑی نعمت ہیں ہر امت کو اس کا نبی اللہ کی رحمت دیا گیا ہے۔ مگر ہمارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتنی بڑی نعمت کہ ہم اس کا شکریہ ادا کرتے کرتے سالہاسال اس میں خرچ کریں نہیں ادا کر سکتے۔

شفاعت کبریٰ | میں ایک بات آپ کے سامنے عرض کرتا ہوں آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احسان کی اور چیزیں تو وقت وقت پر بتائی جاتی ہیں۔ آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ہر ایک پیغمبر کو ایک دعا کا اختیار اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ کہ جس کے اندر اُسے استعمال کرنے کا اختیار ہے۔ (قیامت کے دن ہر نبی کے پاس لوگ جاکر التجاء کریں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں کہ حساب شروع فرمایا جائے مگر ہر نبی معذرت کریں گے۔ (از مصحح الحق) اور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ آج اتنا غصے میں ہے۔ کہ کبھی اتنا غصہ نہیں ہوا۔ آج ہماری ہمت نہیں پڑتی کہ ہم اللہ تعالیٰ سے سفارش کریں۔ حضرت آدم حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام سب کے سب کنی کاٹ دیں گے اور کہیں گے کہ ہم نہیں کر سکتے ——— آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام فوراً کھڑے ہو جائیں گے اور فرمادیں گے۔ انا لہا۔ انا لہا۔ اور سفارش کریں گے۔ اور اللہ تعالےٰ شفاعت کبریٰ قبول فرمادیں گے۔

نبی کریم اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت | تو میں یہ بات عرض کر رہا تھا۔ کہ ہمارے آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسی عظیم الشان نعمت خداوندی ہیں کہ کوئی نعمت اس نعمت کے برابر نہیں تو ہمارا فرض ہے کہ وہ پیغمبر جس کے ذریعہ ہم کو اسلام ملا ایمان ملا ہم کو دنیا و آخرت کی بھلائی

نصیب ہوئی اس کا جب بھی نام سنیں تو تعظیم کے ساتھ ان کے لئے درود پڑھیں، ان کے لئے دعا کریں صلی اللہ علیہ وسلم وہ شخص نہایت بدبخت ہے کہ آپ کا نام سنا اور درود شریف نہ پڑھا اس طرح رمضان کے مہینے کا حال ہے۔

افساد ذات البین | تو بھائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبیرہ گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے حقوق والدین وغیرہ کا ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ وافساد ذات البین۔ دو آدمیوں کے درمیان فساد کرادینا یہ نہایت بڑا گناہ ہے۔ فرمایا: افساد ذات البین هو الحالقة لا اقول انها تحلق الشعر بل انها تحلق الدین۔ (او کما قال علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ لوگوں کے درمیان جھگڑا کرانا یہ مونڈ دیتا ہے سر کو نہیں بلکہ دین کو مونڈ دیتا ہے۔ دین سے بے دین کر دیتا ہے۔ لوگوں کے درمیان ہیں، بعضے لوگوں کو اس میں چین پڑتا ہے۔ کہ دو آدمیوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو بے چین ہو جاتے ہیں کہ لڑائی کرا دیں ادھر گئے ادھر گئے جھوٹی سچی باتیں لگاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے دونوں میں لڑائی کرا دیتے ہیں۔ اس واسطے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو چغلخوری کرتا ہے وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

لا یدخل الجنة نمام۔ وفی روایة اخری قتات۔ — آقائے نامدار علیہ الصلوٰة والسلام فرماتے ہیں۔

مصالحت آمیز جھوٹ | لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس۔ جو شخص دو آدمیوں میں لڑائی ہو اور جا کر کے جھوٹ سے ان کے درمیان صلح کرا دے، جھوٹ بول کر کے ہر ایک کے پاس جا کر کہا کہ دیکھو وہ تمہاری تعریف کرتا تھا، اور پشیمانی ظاہر کرتا تھا کہ مجھ سے غلطی ہو گئی ادھر اس سے بھی کہا اور دوسرے سے بھی کہا، جو غصہ جو صدمہ تھا وہ نکل گیا ایسے جھوٹ بولنے کی وجہ سے صلح ہو گئی۔ آقائے نامدار علیہ الصلوٰة والسلام فرماتے ہیں تو یہ شخص اللہ کے ہاں جھوٹا نہیں ہے — لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس۔

پھر کے جواب میں پھول | تو میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ اور جناب رسول اللہ علیہ الصلوٰة والسلام کو یہ چیز پسند ہے کہ لوگ مل جل کر رہیں، لڑائی جھگڑا نہ کریں۔ لڑائی جھگڑا نہایت مبغوض اللہ اور رسول کے نزدیک ہے اور محبت اور پریم سے رہنا اور میل جول سے رہنا ایک دوسرے کے تعدی کو معاف کرنا۔ (یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔ مرتب) کسی نے گالی دی اس کو معاف کرو۔ اذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما۔ جاہل آدمی کچھ برا بھلا کہے تو سلام کر کے چلے جاؤ۔

--- آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہی عادت تھی۔ اور قرآن میں کہا کہ : ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم۔ برائی کا بدلہ برائی سے مت دو بھلائی سے دو۔ کسی نے برا کہا اس نے مجھے گالی دی تو میں بھی گالی دوں اس نے مجھے ایک گالی دی تو میں دس گالی دوں۔ ایک چپیت مارے تو میں دس چپیت ماروں وہ ایک دفعہ مارے میں اس کو قتل کر دوں تم یہ سمجھتے ہو۔ مگر یہ بالکل غلط ہے۔ قرآن فرماتا ہے کہ بھلائی اور برائی دونوں برابر نہیں ہیں۔ ادفع باللتی ھی احسن۔ لوگوں نے تمہارے ساتھ برائی کی ہے۔ اس کا جواب بھلائی سے دو۔ اگر تم بھلائی سے جواب دو گے وہ پتھر مارے گا تم پھول برساؤ گے وہ گالی دے گا تم تعریف کرو گے وہ تم کو نقصان پہنچائے گا تم اس برائی کا بدلہ بھلائی سے دو۔ تو دشمن تمہارا سچا دوست ہو جائے گا۔

حضور کی شان کریمانہ اور شفقت علی الخلق

آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہی عادت تھی آپ نے کبھی برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیا۔ سب سے زیادہ آپ کو تکلیف دی گئی اور آپ فرماتے ہیں : اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون۔ اے اللہ میری قوم کو معاف کر دے وہ مجھ کو جانتے نہیں۔ ایک مرتبہ صحابہؓ نے آکر شکایت کی کہ ہمارے دشمن کافروں نے اس اس طرح ہم کو ستایا ہے۔ بددعا کیجئے کہ وہ ہلاک ہو جائیں۔ تو آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں بددعا کیلئے نہیں بھیجا گیا ہوں۔ آپ نے دعا کی ان لوگوں کو --- قوموں کے قوم قبیلوں کے قبیلے آپ کی دعا کی برکت سے مسلمان ہوئے ہیں تو بھائی میں بہت دور چلا گیا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دو چیزیں اللہ تعالیٰ کے ہاں نہایت ناپسندیدہ ہیں، ایک تکبر اور ایک فساد۔

فرمایا : تلک الدار الآخرۃ ۔ الآیۃ۔ وہ آخرت کی عالم ان لوگوں کے لئے کرتے ہیں جو نہ تکبر اور تعلی چاہتے ہیں نہ لوگوں کے اندر فساد کرانا چاہتے ہیں جو ایسا نہیں کرتے اور خدا سے ڈرتے رہتے ہیں۔ خدا کے غضب سے بچنا چاہتے ہیں۔ خدا کی پکڑ سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے لئے آخرت کی بھلائیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے لامتناہی احسانات

میرے بھائیو ! ان بری خصلتوں کو چھوڑ دو اور اللہ کا ذکر کرو اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ سب سے بڑا احسان اللہ تعالیٰ کا ہمارے اوپر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو انسان بنایا وہ چاہتا تو گدھا، کتا، بلی، چوہا، بنا دیتا۔ مگر اس نے ہمارے اور تمہارے روح پر فضل کیا ہم کو انسان بنایا جو کہ اشرف المخلوقات ہے۔ تمام مخلوقات میں سب سے بلند رہنے والی مخلوق

انسان ہے یہ خدا کا کتنا بہت بڑا احسان ہے۔ اور پھر ایسا انسان بنایا کہ ماں کے پیٹ میں اس نے آنکھیں دیں، کان دیا، زبان دی، ہاتھ دیا، پیر دیا، دل دیا، دماغ دیا، سر سے پیر تک جتنے جوڑ بند ہیں۔ اس نے وہ سب ماں کے پیٹ میں دئیے۔ ہم نے مانگا بھی نہیں تھا نہ ہم میں مانگنے کی طاقت تھی خدا نے اپنے فضل وکرم سے ہم کو پیدا کیا وہ چاہتا تو اندھا پیدا کرتا، لولا پیدا کرتا، لنگڑا پیدا کرتا، گونگا بہرا پیدا کرتا، دیوانہ پیدا کرتا۔ مگر اس نے ہم کو سب چیزیں دیں کتنا بڑا احسان ہے، ذرا سوچو تو ایک ذرا سا فرق آنکھوں میں پڑ جاتا ہے۔ ہاتھ میں پڑ جاتا ہے۔ تو کیسی زندگی دوبھر ہو جاتی ہے۔ انسان کو تو چاہیئے کہ دن اور رات اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری میں کرے اور ہر نعمت اتنی ہے کہ کروڑوں روپیہ جب خرچ کیا جائے تو نہیں حاصل ہو سکتی جیسی آنکھ اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ تمام دنیا کے ڈاکٹروں، حکیموں، فلسفیوں کو جمع کر لو نہ ویسی آنکھ کوئی بنا سکتا ہے نہ کان بنا سکتا ہے۔ نہ زبان نہ ہاتھ نہ پیر دے سکتا ہے۔ تم ڈاکٹر صاحب حکیم صاحب سے ذرا سے علاج کے بدلہ میں دن رات اس کا راگ گاتے ہو ان کی تعظیم کرتے ہو۔ اور خدا نے کتنی نعمتیں دیں سر سے پیر تک دیکھ لو اور کس وقت دیں، ماں کے پیٹ میں، ماں کی گود میں دی ہیں۔ لڑکپن میں دی ہیں، جوانی میں دی ہیں۔ آج بڑھاپے میں دے رہا ہے، ذرا غور کرو۔ کس قدر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہمارے اوپر برس رہی ہیں۔ اور دیکھو کہ ہم کتنے بڑے نمک حرام ہیں۔ وہ اگر ہاتھ نہ دیتا تو ہم کیا کھانا کھا سکتے اگر زبان نہ دیتا تو کچھ بول سکتے اگر تمہارے معدہ میں صحت نہ دیتا تو کیا تم کچھ کھانا ہضم کر سکتے۔ ہر وقت میں ہر انسان پر اللہ کی نعمتیں بیشمار برس رہی ہیں۔

وان تعدوا نعمۃ اللہ لاتحصوھا۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتیں گننے بیٹھو تو نہیں گن سکتے کس قدر نمک حرامی کی بات ہے۔ کہ ہم دن رات کے چوبیس گھنٹے کے اندر کبھی اللہ تعالیٰ کو بھول کر کے یاد نہیں کرتے۔ عبادت کرنا تو درکنار زبان سے کہے کہ اے اللہ تیرا شکر ہے۔ اس کی آنکھیں دی ہوئی ہیں۔ زبان موجود ہے۔ نہ فالج ہے نہ لقوہ ہے، زبان صحیح وسالم ہے۔ مگر ان کی زبان سے نہیں نکلتا کہ الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور۔ اللہ تیرا شکر ہے کہ تم نے موت کے بعد مجھے زندہ کر دیا، سونا اور مرنا دونوں برابر ہیں۔ تم سو رہے تھے تو تم کو کچھ خبر نہیں تھی، تمہارے پاس سانپ آتا ہے، بچھو آتا ہے۔ شیر آتا ہے۔ تم نہیں جانتے جبکہ سوئے رہتے ہو تو مردہ کی طرح تھے، خداوند کریم اس کے بعد تم کو اٹھاتا ہے تو تم کو شکر ادا کرنا چاہیئے۔

ڈاڑھی منڈانا اتباع سنت کے خلاف ہے | مگر ہماری بے وقوفی کہ بجائے شکر کے بسا اوقات اللہ تعالیٰ کا کفران کرتے ہیں۔ اٹھتے ہی جاکر کے ڈاڑھی منڈاتے ہیں۔ استرا لگاکر کے ڈاڑھی منڈانا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں: خالفوا المشرکین واعفوا اللحی وقصوا الشوارب۔ اے مسلمانوں مشرکین کی صورت مت بناؤ۔ ڈاڑھیاں بڑھاؤ مونچھوں کو کٹاؤ۔ اور فرماتے ہیں کہ تمام انبیاء علیہم السلام کا طریقہ یہی ہے۔ مگر تم صبح ہی صبح ڈاڑھی منڈاتے ہو۔ نماز کا فکر نہیں روزے کا فکر نہیں۔ کبھی کسی سکھ کو ڈاڑھی منڈا نہیں دیکھا ہوگا۔ کافر ہے مگر اپنے گروہ کا اتنا تابعدار ہے۔ اور ہم مسلمان ہیں جناب رسول اللہ علیہ السلام کی صورت سے اور آپ کی سیرت سے نفرت کرتے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ہم ہر بات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم چلتے۔

نجات فقط حضورؐ کی اتباع میں ہے | نجات فقط اس میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرو۔ قرآن کہتا ہے: قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم کو اللہ کی محبت ہے۔ تو جس نے تمہیں پیدا کیا، پالا ہے تم کو رزق دیا ہے۔ اگر اس سے محبت ہے تو فقط ایک ہی طریقہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلو قدم بقدم چلو جس طرح سے وہ کہیں دیکھا کرو ویسے صورت اور سیرت بناؤ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت محبوب بندے ہیں اپنے معشوق کی اپنے محبوب کی صورت بھی محبوب ہوتی ہے۔ تم اگر اس کی صورت بناؤ گے اس کی سیرت بناؤ گے تو یحببکم اللہ۔ خدا تمہارا عاشق ہو جائے گا۔ بھائی کوشش کرو، غفلت کو چھوڑو، جناب رسول اللہ کے قدم بقدم چلو ان کے حکم پہ چلو۔

ذکر اللہ پہ مداومت | اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ ہو، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ کے ذکر کی وجہ سے انسان کے تمام گناہ معاف ہوتے ہیں خدا کے ذکر سے غافل نہ ہونا کہ ہمارا خاتمہ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے ہو۔ ومن کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ۔ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے، اللہ کا نام لیتے ہوئے ہماری دنیا سے رخصتی ہو اور جو ایسا کرے گا وہ جنت میں ضرور ضرور داخل ہوگا۔ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ما من شیئ انجی من عذاب اللہ الا ذکر اللہ (یا) مثل ذکر اللہ۔ فرماتے ہیں کوئی چیز اللہ کے عذاب سے ایسی نجات دینے والی نہیں ہے جس طرح کہ اللہ کا ذکر نجات دینے والا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

اس کے بعد کسی نے اعلان کیا کہ حضرت کے ہاتھ میں درد ہے اس لئے مصافحہ کے دوران گڑبڑ نہ کریں۔ بلکہ آہستگی اور ترتیب سے مصافحہ ہو۔ دوسرا یہ کہ کل صبح سات بجکر ۲۰ منٹ پر حضرت قبلہ کی واپسی ہے اس لئے اسٹیشن پر ملاقات کی کوشش کریں۔ تو حضرت قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا:

مصافحہ کی ایک غلط رسم کی اصلاح | مصافحہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت قرار دیا ہے مسلمانوں کو حکم دیا۔ ملاقات کے وقت جب ایک دوسرے سے کسی مدت کے بعد ملاقات کرے تو اسی وقت مصافحہ کیجئے ہمارے ہاں غلط طریقہ یہ رائج ہوا کہ جب وعظ ہو تو وعظ ہونے کے بعد واعظ سے مصافحہ بھی ضروری ہے۔ تو واعظ کے ساتھ مصافحہ کرنا اور اسے ضروری سمجھنا یہ سنت نہیں ہے۔ بہت سے ایسے لوگ جو ساتھ رہتے ہیں وہ مصافحہ کرتے ہیں یہ غلطی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی وعظ کے بعد کسی نماز کے بعد کسی خطبے کے بعد مصافحہ کو مسنون نہیں قرار دیا ہے۔ اور مصافحہ کرنا کس قدر مشکل چیز ہے۔ تکلیف کا باعث ہے۔ ہاں ایک شخص دور سے آیا ہے تو اور بات ہے اس واسطے مصافحہ کی جدوجہد کرنا غیر مناسب ہے

غائبانہ دعا کی مقبولیت | اب آپ حضرات کو یہ کہا گیا کہ میں کل کو یہاں سے روانہ ہوں گا تو لوگ پہنچیں یہ بھی غلط چیز ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام بھائی میرے واسطے دعا کریں میں آپ کے واسطے دعا کروں اور دور کی دعا نزدیک سے زیادہ مقبول ہے کسی کے سامنے اس کے واسطے دعا کرنا اس قدر مقبولیت کا باعث نہیں۔ آپ کا بھائی آپ کے سامنے نہیں ہے اور آپ دعا کریں کہ اللہ جل جلالہ اس کو علمی عطا فرما یا اس کے مقاصد کو پورا کر دے اس کی فلاں حاجت کو پورا کر دے تو جناب رسول اللہ فرماتے ہیں کہ یہ دعا اللہ کے ہاں بہت مقبول ہوتی ہے۔

بہرحال میرے بھائیو کوئی صاحب اس کا قصد نہ فرمادے کہ اسٹیشن پر تشریف لانے کی۔ میں آپ بھائیوں کا ایک معمولی درجہ کا خادم ہوں بحیثیت خدمت میں نے دو چار کلمات آپ کے سامنے عرض کئے۔

ذکر اللہ کی مزید تاکید | آخری چیز یہ عرض کی کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ ہونا اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے جس قدر ممکن ہو اللہ کا ذکر کرو۔ اللہ کا ذکر تمام تکالیف کو۔ دنیا اور آخرت کی تکالیف کو دور کرنے والا ہے۔ میرے بھائیو! کوشش کرو جس قدر ممکن ہو۔ ہماری زبان جاری ہو جائے

اللہ کا ذکر کرنے کی۔ ہر وقت اللہ کا نام ہماری زبان سے نکلتا رہے۔ مرنا اور اس دنیا سے جانا ہے۔

دعائے اختتام | اب دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرے یا ارحم الراحمین یا ارحم الراحمین یا ارحم الراحمین اپنے فضل وکرم سے ہم تمام حاضرین کی دین اور دنیا کی مصیبتوں کو دور کردے، اے پروردگار اپنے فضل وکرم سے ہم تمام حاضرین کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا تابعدار بنا دے اے پروردگار اپنے فضل وکرم سے ہم تمام حاضرین کو دنیا اور آخرت کی تکالیف سے اور مصیبتوں سے بچا۔ ہمارے ملک میں امن و امان کو پھیلا دے۔ بیماروں کو دور کردے غریبوں کی غربت کو دور کر دے۔ اے پروردگار ہم تمام حاضرین کی مرادوں کو پورا فرما۔ ہم تمام حاضرین کی مصیبتوں کو دور فرما۔ ہمارا سب کا خاتمہ ایمان پر کر دے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت ہمیں نصیب فرما۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ہم تمام حاضرین کو مالا مال کر۔ اور اے پروردگار اپنے فضل وکرم سے ہم تمام مسلمانوں کو جنت میں داخل کر دے۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکٰفرین برحمتک یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

(یا ارحم الراحمین حضرت شیخ ؒ کی یہ دعا حاضرین مجلس وعظ کے علاوہ تمام قارئین الحق وسامعین اور احقر ناقل وعظ سمیع الحق اور ان سب کے تمام متعلقین کے حق میں بھی مقبول فرما۔ آمین۔ سمیع الحق)

پیکنگ دس ٹیبلٹس
قیمت : دس روپیہ

ہائی مائینڈ

ہفتہ میں صرف ایک ٹیبلیٹ
ڈاک و پیکنگ خرچ بذمہ خریدار

اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپکو دماغی کمزوری نسیان اور اعصابی کمزوری کی شکایت ہے اگر آپ الفاظ غلط لکھتے یا پڑھتے ہیں۔ اگر آپ امتحان دینے، تقریر کرنے کسی سے ملنے یا جواب دہی سے گھبراتے ہیں۔ اگر آپ میں قوت فیصلہ کی کمی یا توجہ کا فقدان ہے اگر آپکے ذہن میں لیکچر، تقریر، خبریں اور بات جلد نہیں بیٹھتی یا جلد بھول جاتے ہیں اگر آپکو دماغی محنت یا کاروباری محنت سے تھکاوٹ اور دردسر کی شکایت ہوتی ہے۔ اگر آپ حساب لگانے میں غلطی کرتے ہیں۔ اگر آپ دماغ کو مضبوط بنانا چاہتے ہیں تو ضرور ہائی مائینڈ استعمال کریں

ملنے کا پتہ :- سلیم فارمیسی صدہ کرم ایجنسی۔ ضلع کوہاٹ